السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آیت:

--سورة لقمان 34 إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

میں ان پانچ چیزوں کو کیوں خاص کیا گیا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ان پانچ چیزوں کا علم خصوصی ہے؟ اور باقی اشیاء کا نہیں؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان پانچ کے علاوہ دیگر غیب بھی خدا کا خصوصی علم ہے پانچ کا ذکر خصوصیت سے اس لیے کیا ہے کہ ان پانچ کی علامات بہت ہیں۔ قیامت کی علامات احادیث میں بکثرت آتی ہیں۔ بارش کے لیے موسم مقرر ہونا خاص ہے۔ خاص قسم کی ہوا کا چلنا، بجلی کا چمکنا، بادل کا گرجنا یہ سب علامات ہیں۔ اس طرح انسان کی رہائش گاہ ایک جگہ ہونا اور ہمیشہ اس جگہ آمد روفت یہ اس بات کی علامات ہیں کہ موت اسی جگہ آئے۔ اور انسان کا مصمم ارادہ ہونا کہ میں کل فلاں کام کروں گا۔ اور اس کے لیے پوری تیاری اور اس کا سامان کرنا یہ اس بات کی علامت ہے کہ کل یہی کام ہو گا۔ اور جو رحم میں ہے۔ اس کی گیارہ بارہ علامات اطباء اور ڈاکٹروں نے لکھی ہیں۔ کہ ایسا ہو تو لڑکا ہو گا اور ایسا ہو تو لڑکی وغیرہ۔ مگر باوجود ان سب علامات کے کسی کو ان پانچ چیزوں کے متعلق پورا علم نہیں ہوسکتا۔ بہت دفعہ خیال کچھ ہوتا ہے اور ہو کچھ جاتا ہے۔ جب ان اشیاء کا یہ حال ہے جن کو بکثرت علامات موجود ہیں تو جن کی علامات سرے ہی سے نہیں۔ یا بہت کم ہیں۔ ان کا علم بطریق اولی مخلوق کو نہیں ہوسکتا۔ جیسے خدا کی ذات کی حقیقت کا علم اور اس بات کا علم کہ آئندہ وہ کیا پیدا کرنے والا ہے۔ اور پہلے کیا پیدا کر چکا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اہلحدیث]

[کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص221]

[محدث فتویٰ]